رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرے پر تارو نہیں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام اڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان (گورداسپور) پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ۶۵)

جلد ۳ | ۲۹ جون سنہ ۱۹۱۵ء | سہ شنبہ | مطابق ۱۳ شعبان سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۳

مدینۃ المسیح

درس قرآن شریف ابھی حسب معمول تو شروع نہیں ہوا لیکن حضرت میاں شریف احمد صاحب سلمہ اللہ کو سلم شریف اور قرآن مجید کا جو سبق حضور خلیفہ برحق ایدہ اللہ گھر میں دیا کرتے ہیں وہ بعض معزز مہمانوں کی استدعا پر بغرض افادۂ عام اتوار سے مسجد مبارک میں اول وقت شروع ہو گیا ہے،

مہمان منشی محمد اشرف خان صاحب۔ منشی محمد عالم خانصاحب۔ منشی محمد فرزند علی صاحب۔ پیر اکبر علی صاحب پلیڈر میاں صدر الدین صاحب (غیر احمدی)۔ چودھری محمد سلیمان صاحب مرزا ناصر علی صاحب پلیڈر دو اور احمدی صاحبان فیروزپور سے بابو نظام الدین صاحب۔ حکیم عطاء محمد صاحب لاہور سے حکیم غلام غوث صاحب امرتسر سے ماسٹر محمد طفیل صاحب بٹالہ سے۔ اور میاں محمد شریف صاحب وکیل بھی لاہور سے۔ اللّٰھم زد فزد

اعزازی دعوت اتوار کی شام کو طلباء مبلغین کالج کی طرف سے شیخ عبد الرحمن صاحب آمدہ مصر اعزاز میں احباب کو دعوت دیگئی ❊

موسم کبھی کبھی آندھی آتی اور بعد میں بارش بھی کم و بیش ہو جاتی ہے۔ ہفتہ کی صبح کو خاصہ برس گیا ❊

فرصت کو غنیمت جانو حضرت فضل عمر مصلح الموعود بالعموم ہر نماز کے بعد دیر تک مسجد ہی میں تشریف رکھتے اور عقیدت کیش حاضرین کو حضور کے کلمات طیبات سے بہت کچھ فیض حاصل ہوتا ہے۔ احباب کو معلوم ہوگا کہ ابھی تغیر موسم کا سرسری آغاز ہے مگر جب بھرپور برسات ہوتی ہے تو باران رحمت کے جل تھل دار الامان مہدی کو قریباً چاروں طرف سے احاطہ کر لیتے ہیں۔ اور قصبہ قادیان جزیرہ بنجاتا ہے اسوقت آمد و رفت خالی از تکلیف و دقت نہیں ہوتی۔ پس فیضان صحبت حضرت اولو العزم کے بھوکے پیاسے اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں جلسہ میں ابھی ایک عرصہ پڑا ہے۔ خدا جانے اس وقت کس کس کو موقعہ ملے یا نہ ملے۔ دوسرے ایام جلسہ میں بوجہ

اخبار احمدیہ

کریام ضلع جالندھر سے چودھری غلام احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۸ جون کو مسجد احمدیہ کا افتتاح ہوگا۔ نیز اسی تاریخ احمدیہ جلسہ قرار پایا ہے جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے بموجب ماسٹر عبد الرحیم صاحب اور ماسٹر محمد یوسف صاحب اور مولوی عبید اللہ صاحب تشریف لاکر وعظ فرمائینگے ❊

حکیم فضل کریم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۹ ماہ جون کی صبح کو خاکسار مع سید نذیر حسین صاحب ساکن گھٹالیاں چونڈہ پہنچے ۲۰ کی شام تک ہمارے تین لیکچر ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ باامن ہوا۔ اور سامعین نے بڑی توجہ سے لیکچرز کو سنا ❊

حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ سے منشی امام الدین صاحب لکھتے ہیں۔ برادر محمد الدین احمدی کچھ عرصہ ہوا بیماری کا

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ... چھپکر شائع ہوا)

علاج کروانے کے لئے گھر سے چلے گئے۔ اور آج تک ان کا کوئی پتہ نہیں ملا۔ انکے گھر کے لوگ سخت اضطراب میں ہیں یہ صاحب جہاں سکونت رکھتے ہوں وہاں سے جلدی اپنے گھر اطلاع دیں۔

بندہ پور (کشمیر) میں ایک مقدمہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں چل رہا ہے۔ جس کی بناء یہ ہے کہ ایک شخص کے احمدی ہو جانے پر اس کے رشتہ داروں نے یہ دعوےٰ دائر کیا کہ چونکہ یہ اسلام سے خارج ہو گیا ہے اس لئے اس کا نکاح فسخ قرار دیا جائے۔ اس کے متعلق ہمیں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مولوی شرف الدین صاحب وکیل مخالفین نے بالآخر یہ تسلیم کر لیا۔ اور مسل پر لکھوا دیا کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے۔ کہ مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ نہیں بلکہ مسیح موعود اسی اُمت محمدیہ میں سے ہوگا۔ ایسا شخص مسلمان ہے۔ مخالفین اس مذہبی معاملہ میں زک اُٹھانے کی وجہ سے سخت نادم ہیں اور اب مقدمہ دیگر واقعات پر چل رہا ہے۔ دُعا کی جائے۔ کہ خدا تعالیٰ باقی امور میں بھی کامیابی عطا فرمائے ؂

کاٹھ گڈھ سے چودہری عبد السلام صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جلسہ کامیابی سے ختم ہوا۔ حاضری اچھی تھی۔ باہر سے بھی چند مہمان آئے تھے۔ مولوی عبید اللہ صاحب نے وفات مسیح کے متعلق تقریر کی۔ ایک شخص نے اسپر کچھ سوال کئے جن کا اسے جواب دیا گیا۔ پھر ماسٹر عبد الرحیم صاحب کی تقریریں ہوئیں دو دن رات کے وقت عورتوں میں بھی وعظ ہوا۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب کی تقریر پہلے ہی سے یہاں مقبول ہے ماسٹر محمد یوسف صاحب نے سکھ مذہب اور آریہ سماج کے متعلق تقریریں کیں سردار بختاور سنگھ صاحب نے ماسٹر محمد یوسف صاحب کی تقریر پر اعتراض کئے۔ ماسٹر صاحب نے نہایت خوبی سے جواب دئے کاٹھ گڈھ کی جماعت نے اور خاص کر رحمت اللہ صاحب اور عبد المنان صاحب نے ایام جلسہ میں نہایت تن دہی سے کام کیا۔ فجزاہم اللہ اسکے بعد روپڑ کا جلسہ ہوا۔ وہاں احمدیہ جلسہ کا ایک شور برپا تھا۔ مولوی صاحبان اور پبلک نے ناخنوں تک زور لگایا کہ جلسہ نہ ہو۔ لیکن خدا کے فضل سے ان کی کچھ پیش نہ گئی۔ اور ماسٹر عبد الرحیم صاحب و ماسٹر محمد یوسف صاحب کی ایک ایک تقریر ہو ہی گئی ؂

راولپنڈی سے مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری تحریر فرماتے ہیں کہ تبلیغی دورہ کے بعد یہاں پہنچ کر حسب دستور سابق دونوں جگہ درس قرآن کریم شروع کر دیا ہے مولوی صاحب موصوف کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے۔ دُعا کی جائے۔

میر ناصر نواب صاحب قبلہ مدظلہ راولپنڈی سے پشاور روانہ ہو گئے ہیں ؂

برادر الٰہی بخش صاحب سٹیشن ماسٹر اطلاع دیتے ہیں کہ میرا لڑکا عبد اللہ (جس کے حق میں دُعا کے واسطے بذریعہ اخبار تحریک کیگئی تھی) فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون برادر موصوف کے اس صدمہ جانکاہ کے ساتھ ہمیں پوری ہمدردی ہے خدا تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے ؂

جنازہ۔ عزیز مرحوم اور نیز غلام رسول صاحب احمدی لاہور کے والد صاحب کا جنازہ غائب سب احباب پڑھیں

تازہ خبریں

جنگ سول ملٹری گزٹ کے خاص پیغامات برقی سے پایا جاتا ہے کہ مغربی کارزار میں اب فرانسیسی فوجیں مزید پیش قدمی کرنے لگی ہیں۔ اور جرمن پسپا ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں ؂

ایک فرنچ افسر کا بیان ہے کہ جرمن پسپائی سے قبل فصلوں کو تباہ کر رہے ہیں جو سابقاً پامال شدہ علاقوں میں بڑی احتیاط سے بوئی گئی تھیں۔ مقام سینٹ کونٹس میں انہوں نے سلسلہ آب رسانی منقطع کر دیا ہے اور بجلی گھر کو برباد کر رہے ہیں ؂

فرانسیسی افواج کے مقابلہ میں اب دشمن کی ملی جلی سپاہ آرہی ہے۔ طرفین کی مڈ بھیڑ میں غیر معمولی جانبازی و ہمت کے کارنامے ظہور پذیر ہو رہے ہیں مگر ایک موقعہ پر ۲۵ فرانسیسیوں کے سامنے سے دو سو جرمن بھاگ نکلے ؂

لیمبرگ پر آسٹریا کے سکنڈ آرمی کا قبضہ ہو گیا ہے مگر نہ معلوم پایہ تخت آسٹریا کی ہی خیر ہے ؂

بحیرۂ مارمورا میں دول متحدہ کے پانچ آبدوز داخل ہو گئے ہیں تاکہ گیلی پولی میں سمندر کی راہ سے دشمن کو کمک نہ پہنچنے دیں ؂

روما کے اسقف اعظم پاپا نے جرمنی کے ہاتھوں گرجوں وغیرہ کی تباہی پر بہت کچھ رنج و ملال ظاہر کیا مگر فرمایا میں اسکی نسبت کوئی فتوےٰ نہیں لگاتا کیونکہ فیصلہ تو خود آسمان کی ہی طرف سے ہو جاتا ہے۔

ہوج کی لڑائی نہایت خونریز اور ہولناک تھی۔ برطانی جمعیت نے خوب داد مردانگی دی اور جانبازی کے جوہر دکھلائے ؂

اٹلی اور آسٹریا کی حرب و ضرب اب اور بھی شدت پکڑ گئی ہے۔ دشمن نے کئی موقعوں پر شبخون مارنے کی کوشش کی مگر جس قطعہ زمین پر اطالین قبضہ کر چکے ہیں۔ اسپر وہ قابو نہ پا سکا ؂

جرمن افریقہ مشرقی کے ایک اہم مقام پر بلجیک سپاہ قابض ہو گئی ہے۔ اور اس کی قلعبندی کو افواج مذکورہ نے تباہ کر دیا ہے ؂

مجروحین۔ دردانیال کے لئے شروع حملہ کے وقت بحری شفاخانوں کی کمی تھی مگر اب انتظام کیا گیا ہے کہ دو ہسپتالی جہاز ہندوستانی اور بارہ برطانی فوجوں کے علاج معالجہ کے واسطے مہیا کئے جائیں

بلجیم میں جرمن حکام نے قریباً تمام ذخائر گھاس اور پیداوار فصل کے اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں ؂

مختلف دیوان عام میں کئی ممبران پارلیمنٹ نے ۲۳ جون کو سوال کیا۔ کہ اب بھی ہندوستان میں کوئی ایسے جرمن ہیں جنکی کافی نگرانی اور روک ٹوک نہیں ہو۔ خاصکر مشنری لوگ۔ اسکے جواب میں ایک ممبر نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ وہاں انگلستان سے بھی اچھا ضبط و انتظام کر دیا گیا ہے ؂

بقول۔ ڈیلی ٹیلیگراف گورنمنٹ نے قطعی طور پر طے کر دیا ہے کہ چین اور سیام میں جرمنی کے ساتھ تجارت بالکل بند کر دیجائے جو لوگ اس وقت تک ایسا کاروبار کر رہے ہیں۔ انہیں مہینہ بھر کی مہلت دیجائیگی ؂

جرمنی میں فصل تیار ہو چکی ہے مگر امساک باراں کی وجہ سے کئی اضلاع میں آثار قحط نمودار ہیں۔ پھل ترکاریوں کی پیداوار بھی اب کے برائے نام معلوم ہوتی ہے۔ گھاس جل بھنکر رہ گئی ہے ؂

لاہور میں نہال سنگھ نامی ایک سادھو پکڑا گیا ہے جو عادی مجرموں سے تعلقات رکھتا تھا۔ اس کے اکثر چیلے بدمعاش لوگ ہیں۔ اور وہ گورنمنٹ کے خلاف بکواسیں کیا کرتا تھا اسکی ضمانت نا منظور ہوئی ؂

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ر جون ۱۵ء

اِنَّ ہُدَی اللّٰہِ ہُوَ الْہُدٰی

کے بہ آسانی زہے بکشایدت؟
صد جنوں باید کہ تا ہوش آیدت

اصل ہدایت اور راہ ہدایت وہ ہے جو خدا کی طرف سے آتی اور اُسی نعم کی طرف لیجاتی ہے اسمیں ہلاکت یا رنج و ملال ہے نہ ادبار و زوال۔ نہ کسی قسم کی روک ہے نہ کوئی پیچیدگی یا الجھن۔ انسان بے تکان برابر ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اسلام ہمیں اُسی راہ پر ڈالکر اپنے مولیٰ کی رضا حاصل کرنے کی تعلیم دیتا ہے اسی غرض سے اھدنا الصراط المستقیم کی دعا سکھلائی گئی اور اُسکی قبولیت کے سارے سامان قرآن مجید میں فراہم کئے گئے ہیں۔ یہی وہ راہ ہے جسپر قدم مار کر آدمی انعام الٰہی کا وارث ہوسکتا ہے۔ اسی پر گامزن ہوکر خدا کے ہزاروں بلکہ لاکھوں پاک بندے نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح کہلائے اور زمرۂ منعم علیہم میں داخل ہوئے۔ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔

قرآن پر ایمان رکھنے اور مسلمان کہلانے والے لاکھوں کروڑوں بندے دن رات میں بیسیوں دفعہ زبان سے تو اہدنا الصراط المستقیم۔ اہدنا الصراط المستقیم رٹتے ہیں۔ مگر افسوس کہ انمیں بہت تھوڑے ہیں جو ان کلمات طیبات کے حقیقی مفہوم و معانی سمجھنے کی کوشش یا اُن سے مستفید ہونے کی چنداں پروا کرتے ہوں۔ مسلمانانِ عالم پر زوال کیوں آیا؟ وہ طرح طرح کی مصائب و مشکلات کا شکار کیوں ہوئے؟ وہ ادبار و نکبت کے گڑھے میں کیوں گرے؟ اس قبیل کے تمام سوالات کا جواب یہ ایک ہی ہوسکتا ہے کہ انہوں نے وہ پاک تعلیم دل سے بھلادی۔ اور اسکے مقصود و مدعا سے بے فکر و بیگانہ ہو گئے۔

کچھ شک نہیں کہ مشکلات اور تلخیاں اس راہ میں بھی انسان کو پیش آتی ہیں لیکن ایک باطنی سکینت ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور آخر مرادیابی و [illegible] کا انعام اسکے استقبال کو موجود۔ اور یہ بھی واجبی بات کہ جب دنیا کے حقیر و فانی مقاصد و انعامات کے حصول میں آدمی کو قسم قسم کی بے شمار سختیاں جھیلنی اور روح فرسا زحمتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تو ھدی اللّٰہ کی نعمت لازوال کیسے بدوں کسی امتحان و قربانی کے میسر آسکتی ہے؟

پس اے وہ لوگو جو سچے دل سے چاہتے ہو کہ اس انعام ربانی کے وارث ٹھیرو۔ تم پر لاانتہا ترقیات کے دروازے کھولے جائیں۔ وہ رستے تمہارے لیے کشادہ کیے جائیں جو رضائے مولیٰ کی منزل مقصود تک پہنچا سکتے ہیں۔ اگر واقعی تمہارے دلوں میں اس فوز عظیم کے لیئے کوئی تڑپ ہے تو یاد رکھو آج دنیا بھر میں اسکے حصول کا ایک ہی یقینی ذریعہ ہے اور وہ مسیح موعود پر صدق دل سے ایمان لانا۔ اور اسکی بنائی ہوئی جماعت کا ساتھ دینا ہے۔ جسکا ظہور پاک روز ازل سے بشکل بروز مصطفیٰ اسی زمانہ کے لیئے مقدر تھا۔ جسکے انتظار میں لاکھوں نیک بندے ترستے چلے گئے اور الحمدللہ کہ لاکھوں ہی سعید روحوں نے اسے قبول بھی کر لیا ہے۔ مگر حیف ہے اُس گروہ مخلوق پر جسنے اسکا زمانہ پایا اور قدر نہ کی۔ وہ جناب مصطفیٰ کے نام لیوا تو ہیں پر آپ کی بعثت ثانیہ سے بیگانہ اور آپ کی بتلائی ہوئی راہ سے دور جا پڑے ہیں۔ انمیں بیشتر حصہ تو ان لوگوں کا ہے جو بے اعتنائی و غفلت میں پڑے ہوئے اپنی عمر عزیز گنواتے ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے بھی ہیں جو محض تعصب یا نفسانیت سے خدا کے مامور برحق کا انکار کر رہے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو اسکے سلسلہ حقہ کو افترا و ضلالت پر تو مبنی نہیں سمجھتے۔ اس کی سچائی ان کے دلوں پر چمک چکی ہے۔ لیکن دنیاوی تعلقات اور موانع ان کے سد راہ بنے ہوئے ہیں۔ انہی سے ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہ دنیا ابدالآباد تک تمہارا ساتھ دے گی؟ کیا تمہارے فانی تعلقات ہمیشہ ہمیشہ بنے رہیں گے؟ کیا عقبیٰ میں کوئی کسی کے کام آسکے گا؟ یا ایکدوسرے کا بوجھ اٹھا سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ اور قطعاً نہیں (ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ)۔ مانا کہ جیتے جی ان علائق کو دین کی خاطر نظر انداز کرنے میں تمکو بہت سے ابتلاؤں اور آزمائشوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ مانا کہ تمہیں اس راہ میں بڑی بڑی قربانیاں کرنی ہونگی۔ یہ بھی سچ ہی کہ بظاہر انکا کوئی نعم البدل نظر نہیں آتا۔ لیکن کیا دنیا کی مکروہات میں ذلیل سے ذلیل خواہشات کی خاطر تم کوئی زحمت کوئی رنج و تعب اور قربانی گوارا نہیں کرتے ضرور معاملات زندگی میں ہزاروں دفعہ فانی و سفلی اغراض کے لیئے تمہیں بہت کچھ دکھ اٹھانے اور ضرر و زیان سہنے پڑتے ہیں۔ پھر اس نعمت عظمیٰ کو کیوں اتنی اہمیت نہیں دیتے کہ اسکی خاطر بھی ذرا ظہور تکلیف و قربانی بطیب خاطر برداشت کرلو؟ جسکے شیریں ثمرات دم نقد بھی ملتے ہیں۔ سچا اسلام تمہیں ادہار پر کبھی نہیں ٹالتا۔ فانی و سفلی اغراض و مقاصد کے نشے میں لوگ بالکل مجنون و متوالے بنجاتے ہیں۔ حالانکہ انکا انجام صرف حسرت و فضیحت ہوتا ہے۔ تو آہ! کیا خدا کو راضی کرنا۔ اور اسکی راہ کو پانا اتنی بات کا بھی مستحق نہیں کہ انسان اسکے لیئے اپنے نفس پر تھوڑا سا جبر کرکے برائے چندے اُن مقاصد اور تعلقات کو خیرباد کہدے۔ جنسے اسکو یوں بھی ایک دن دستکش ہونا ہے؟ نہیں نہیں بلکہ یہ اعلیٰ ترین مراد ایسی بے مثل و بیش بہا ہے کہ اگر کوئی دنیا و ما فیہا کا اور سب کچھ بھلا کر اسی کی دھن میں دن رات لگا رہے تب بھی حق بجانب ہوگا جان مال سارا اسی راہ میں قربان کردے تو بھی بہت سستا سودا ہے۔ اس راہ میں مانند قیس عامری ماسوا سے محروم ہوکر تب کہیں لیلائے مقصود سے شادکام ہوتا ہے۔ اس کوچہ کا جوش جنون بھی اک چیز ہے۔ جسپر صد ہزار عقل و ہوش قربان۔ بلکہ حقیقی ہوش و خرد کا پتہ ہی اسوقت لگتا ہے جبکہ انسان طلب حق میں مجنون صفت دوری و مہجوری کی ساری وادیاں طے کرلے۔ اور خوشی خوشی سب سختیاں جھیل چکے +

جنگ کی حالت

رائٹر کے پیغامات برقی سے پایا جاتا ہے کہ غنیم کے اب وہ دم خم نہیں ہے جو آغاز جنگ میں پایا کے بعد وہ چار ماہ تک سننے میں آتے تھے۔ کہیں بد حواسی کے ساتھ پسپائی ہوتی ہے کہیں اسکی فوج روشن [illegible] تھرڑ جانے سے ناقوت رقی اور قیصر کی جانکو روتی ہے کارزار مشرق وسطی میں اگرچہ جج روس مسکو اور تو پال کے سردار کو بھی کچھ کم جدوجہد اور زیر باری زحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا لیکن جرمنی کو بھی روسی کا سکوں کے مقابلہ میں قدر عافیت ہی معلوم ہوگئی ہوگی۔ دشمن کی آبدوز کشتیوں نے جو شمالی سمندروں میں چینل وغیرہ میں ایک اودھم مچا رکھی تھی اب انکی بیخ [illegible] اگلی سی تاخت و تاراج سننے میں نہیں آتی بلکہ اتحادی طاقتوں کی آبدوز جرمن بحری قزاقوں کی خاصی خبر لے رہی ہیں اور ادھر درہ دانیال کی طرف گیلی پولی کی معرکہ آرائی میں دول متحدہ کی طرف سے متفقہ جان توڑ حملے کی کارروائی شروع ہوگئی ہے۔ بلکہ ایک روز [illegible] بارہ گھنٹے تک خونریز لڑائی ہو بھی چکی ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ دشمن کی [illegible]

ہمارے ”خان صاحب“ اور ”خان بہادر“

وہ جماعت جسکے امام محترم کو حضرت رب العزت کی بارگاہ عالی سے ”لک خطاب العزت“ کا نزول

اعزاز مل چکا ہو۔ کسی دنیوی کارنامہ یا ہمت و قابلیت کے صلہ میں نہیں بلکہ اسلام کی اُن بے بہا خدمات کے سبب جنکی انجام دہی پر وہ خود اسی بے نیاز و نکتہ نواز سرکار کیطرف سے مامور ہوا تھا۔ وہ قوم جو ”ولله العزة ولرسوله وللمومنين“ پر زندہ اور پختہ ایمان رکھتی ہو۔ کسی فانی اعزاز و امتیاز کی کب آرزومند ہو سکتی ہے؟ لیکن جب حسن خدمات کے اعتراف میں حکام عالیمقام کیجانب سے عزت افزائی ہو تو اسکے افراد اس انعام الٰہی کی ناقدری کرکے کفران نعمت کے مرتکب بھی ہرگز نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ قبل ازیں ہم اپنے مکرم دوست جناب شیخ محمد حسین صاحب جمال سب جج غازی پور کو خطاب خان بہادری عطا ہونے پر مبارک دے چکے ہیں۔ اور الحمد للہ کہ اب ہمیں ایک اور معزز بھائی جناب محمد علی خان صاحب تحصیلدار میران شاہ کی خدمت میں اسی قسم کی تہنیت پیش کرنے کا موقعہ ملا جنہیں حال میں ”خان صاحب“ کا خطاب گورنمنٹ عالیہ کیطرف سے عطا ہوا ہے۔ اُمید ہے کہ ہمارے دونوں معزز و مکرم بھائی منعم حقیقی کے حضور سجدات شکر بجالائیں گے۔ اور اپنی محسن گورنمنٹ نیز اسکی پیاری رعایا کی سرگرم و مخلصانہ خدمت میں پہلے سے بھی سوا مستعدی دکھلائینگے حضرت خلیفہ ثانی فضل عمرؓ ایدہ اللہ کی دعائیں اور آپ کے اولوالعزمانہ عہد کی برکات کن کن رنگوں میں جماعت کے لیے موجب ترقیات و عزت ہو رہی ہیں۔ ماشاء اللہ چشم بد دور! اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی توفیق عطا فرمائے کہ اپنے اعمال سے اسکی نظر میں بھی مستحق عزت قرار پا سکیں۔ آمین ✤

توسیع میعاد حکومت

الفضل کی اشاعت مورخہ ۲۰ اپریل میں [illegible]

مگر زور کے ساتھ گورنمنٹ عالیہ کے حضور استدعا کی گئی تھی۔ کہ ہز اکسلنسی وائسرائے ہند نے اس نازک زمانہ میں جس بیدار مغزی اعلیٰ قابلیت خوش تدبیری معدلت گستری و مآل اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ یہ اوصاف اسکے مستحق ہیں کہ گورنمنٹ ان کی قدر کرے اور رعایائے ہند کو ان سے مزید فائدہ اٹھانے کا موقعہ دے۔ اب ہمیں اس خبر سے خاص مسرت حاصل ہوئی کہ ہز میجسٹی کی قدردان و معاملہ فہم گورنمنٹ نے رعایا کی تمنائے دلی کو شرف قبول بخشا اور لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کی میعاد وائسرائیلٹی کو جو نومبر میں ختم ہو جاتی بڑھاکر آئندہ مارچ تک وسعت دیدی ہے۔ اس بارہ میں صاحب وزیر اور حضور ممدوح کے درمیان جو باضابطہ نامہ و پیام ہوئے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہز اکسلنسی بذات خود اس توسیع کے خواہشمند نہ تھے۔ لیکن محض اعلیحضرت ملک معظم کی تعمیل ارشاد اور ہندی رعیت و والیان ریاست کے پاس خاطر سے آپنے اس توسیع کو بطیب خاطر منظور فرمالیا۔ لارڈ ممدوح کے اس طرز عمل سے اطاعت اولوالامر اور خداترسی و رعایا نوازی کا قیمتی سبق ملتا ہے ✤

ریاست جموں میں قانون انتقال اراضی

یہ امر موجب طمانیت ہے کہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب ریاست جموں نے زمینداروں کی حالت زار

کو مدنظر رکھکر اپنے ہاں قانون انتقال اراضی نافذ فرمادیا ہے۔ اکثر جگہ جیسی کچھ دردناک حالت زمینداروں کی دیکھی اور سُنی جاتی ہے اسکے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اب اگر فریق مخالف کی کوششیں ناکام رہیں تو امید ہے کہ اس قانون کے اجراء سے زمیندار ضرور سنبھل جائیں گے۔ فی الحال صرف چار تحصیلوں یعنی نمبر سنگھ پورہ مہرپور بھمبر کٹھوعہ میں یہ قانون جاری ہوا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر اسکو تمام ریاست میں جاری کر دیا جائے۔ جہاں اس قانون کے نفاذ سے مہاراجہ صاحب کشمیر کی رعیت پروری کا پتہ لگتا ہے اسکے ساتھ ہی ہم اپنے ہمعصر کشمیری میگزین کو بھی مستحق مبارکباد سمجھتے ہیں۔ جو قریبا ڈیڑھ سال سے اس قانون کی ضرورت کی طرف پُرزور الفاظ میں توجہ دلاتا رہا ہے ✤

”خلیفہ برحق مانتا ہوں“

منشی دوست محمد صاحب حجانہ (جگ) پیغامیوں

کے متعلق پیامیوں نے جو خیالات پھیلائے ہیں ان کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں لیکن خود منشی صاحب اپنی نسبت جو کچھ باور کراتے ہیں۔ اسکی سند میں انہی کی تحریروں سے بڑھکر اور کوئی بات طمانیت بخش نہیں ہو سکتی۔ ہمیں ان کی جو چٹھیاں حال میں پہنچی ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل تازہ خط کی نقل کافی ہوگی۔ اُمید ہے کہ احباب اُسے خاص دلچسپی و توجہ سے پڑھیں گے۔ وہ لکھتے ہیں:-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعض دوستوں کے رفع اشتباہ کی غرض سے مجھے احباب مبائعین کی خدمت میں یہ اطلاع کرنے کی ضرورت ہوئی ہے کہ میں بفضلہ تعالیٰ عقیدہ اور مذہب کی رو سے حضرت میرزا محمود (ایدہ اللہ بنصرہ) کو خلیفۃ المسیح برحق مانتا ہوں۔ مجھے آنجناب میں حضرت مسیح موعود کی روح کام کرتی نظر آتی ہے۔ اور اُن کے سینے میں حضرت عمرؓ کی سی غیرت دینی اور اولوالعزمی کی سپرٹ موجزن دیکھتا ہوں۔ اور میں نے اُن سے شرح صدر سے بیعت کی ہوئی ہے۔ چونکہ میرا ایک قومی انجمن سے تعلق ہے۔ اور اس حیثیت سے بعض اوقات میرے احباب کو میرے ذاتی مذہب کی نسبت کچھ غلط فہمی ہو جایا کرتی ہے یا میرے رویہ میں کچھ لغزش پائی جاتی ہے۔ جو میری کمزوری کیوجہ سے ہوتی ہے۔ لہٰذا دوستوں سے درخواست ہے کہ میری ترقی ایمان اور درستی اعمال کے لیئے دعا فرماتے رہیں ✤

خاکسار دوست محمد حجانہ (از جامپور) - ۲۱ - جون [illegible]

اخبار نویسوں کی نازک ذمہ داری

حال میں گورنمنٹ عالیہ کی جانب

سے جو ہدایت شائع ہوئی ہے اسکا منشا یہ ہے کہ جو خطوط یا اخبارات پوسٹل سنسر (محکمہ احتساب متعلقہ ڈاک) سے پاس ہوکر انہیں پہنچیں ان کے مطالب کی اشاعت میں بھی بہت حزم و احتیاط سے کام لینا ضروری ہوگا۔ یہ گورنمنٹ کا انپر شاہانہ اعتماد ہے کہ انہیں مکتوب الیہم تک پہنچنے دیتی ہے پس اس اعتماد سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھانا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا ہمیں امید ہے کہ تمام معزز معاصرین اس ہدایت پر پورے طور سے کاربند ہونے کی کوشش کرینگے۔ گورنمنٹ کے احسان کا بدلہ نہیں ہوتا چاہیئے کہ ناحق اسے تشویش میں ڈالنے یا رعایا کے خیالات میں نامناسب انتشار پیدا کرنے والی باتوں کو ہر طرف پھیلایا جائے۔ هل جزاء الاحسان الا الاحسان ✤

مرکز سے تعلق توڑنیکا نتیجہ

حضرت خلیفہ اول کے عہد میں پیام

نے ایک نوٹ ”توڑنا سہل جوڑنا مشکل“ کے مضمون پر شائع کیا تھا۔ اُس سے اور نیز پیام کی ایسی ہی دیگر تحریرات سے ہر دو مسئلوں

کو جو جو صدمے پہونچے ۔ یا خبر احباب بھولے نہ ہوں گے ۔ پیغام کی تحریر کا مدعا یہ تھا کہ غیر احمدیوں سے تعلقات توڑے تو شکل بنے گی لیکن اس ابتدا کی خبر اصل میں اب جاکے نکلی ہے کہ وہی فانی رعب وقار اور وجاہت و اعتبار کے زعم باطل میں سرشار شخصیتیں جنکو کسی کی غلامی کے طفیل یار و اغیار سب سر آنکھوں پر بٹھلاتے تھے ۔ اب زبردستی بہر بڑ کر ڈھیئی دیکر بھی ناخنوں تک کا زور لگاتی ہیں ۔ مگر کہیں رنگ نہیں جمتا ۔ دیکھا "یقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل الآیہ" کے مصداق ایسے ہوتے ہیں مقام عبرت ہے ۔ خدا اُن کی آنکھیں کھولے ۔ اور اب بھی اپنے آغاز و انجام سے سبق حاصل کرکے ہوش میں آجائیں تو ان اللہ ھو التواب الرحیم

دہلی اور احمدیت کی تبلیغ

اکثر احباب کو معلوم ہوگا کہ دہلی جیسے عظیم الشان شہر میں جس کی آبادی دو اور تین لاکھ کے درمیان بیان کی جاتی ہے ۔ ہماری جماعت کے لوگ بہت تھوڑے ہیں ۔ اور جو ہیں ان میں بھی خاص دہلی کے باشندے گنتی کے دو چار ہی ہیں ۔ غلامان حضرت مسیح موعودؑ میں سے جنہیں وقتاً فوقتاً اپنے حلقہ اثر میں اہل دہلی کو تبلیغ کرنے کی توفیق ملی ۔ انکا تجربہ بتلاتا ہے کہ اہل دہلی زیادہ تر تو دنیا کے دہندوں میں ایسے منہمک ہیں کہ اِدہر متوجہ ہونے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے بہر جنہیں بظاہر امور مذہبی سے دلچسپی ہے وہ عموماً اس مسلک کے لوگ ہیں کہ اپنے معتقدات و مسلمات میں کسی کمزوری کا امکان تک ماننے کو تیار نہیں اسی پر شہر کے دیگر طبقات کو قیاس کر سکتے ہیں ۔ ہمیں جب کبھی اس مایوسی بخش حالت پر غور کرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو قریباً ہمیشہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کشف یاد آجاتا ہے کہ جب حضرت آخری بار تشریف لے گئے تو آپ کو دہلی کے دروازے مقفل دکھلائے گئے تھے ۔ پس دلی والوں کی جو سرد مہری ابتک دیکھنے میں آئی وہ ایکطرف افسوسناک اور یاس خیز ہے تو ساتھ ہی خدا کے برگزیدہ مسیح کی صداقت پر ایک **روشن نشان** بھی ہے لیکن ہمارا یہ ایمان ہے کہ جو خدا اپنے مامور کی سچائی پر ایک سے ایک بڑھ کر زبردست نشان دکھلا سکتا ہے ۔ جیسا کہ اسنے ہزاروں دکھلائے ۔ وہ دلی کے قفل کھولنے پر بھی یقیناً قادر ہے ۔ ہمیں اسکی رحمت سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں (لا تیئسوا من روح اللہ) اسی لئے توکلاً علی اللہ اسدفعہ ہمارے دو مکرم و محترم مبلغ جناب مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب اور جناب میر قاسم علی صاحب حسب ارشاد حضرت خلیفۃ ثانی (ایدہ اللہ) یو۔پی کے دورہ تبلیغ سے لوٹتے ہوئے انشاء اللہ دہلی میں بھی چند روز قیام فرماکر اہل شہر کو پیغام حق پہنچائیں گے ہم شرفاء دہلی سے ملتجی ہیں کہ وہ کم از کم ایک بار ٹھنڈے دل سے سُن تو لیں ۔ کہ احمدیت آخر ہے کیا چیز ۔ اور اسمیں کون کونسی باتیں کتاب و سُنت کے موافق یا (معاذ اللہ) مخالف ہیں ؟ ۔ ہمارے دہلوی بہائیوں کو اس موقعہ پر خاص سرگرمی و اخلاص سے کام لینا چاہیئے ۔ دہلی کا فتح کرنا کچھ آسان نہیں ۔ وہ ایک پہاڑی پر واقع ہے ۔ اور بڑی سنگلاخ زمین ہے لیکن خدا بھی بے تھاہ قدرتوں والا ہے ۔ وہ اونچے اونچے پہاڑوں پر بھی بڑے بڑے شاندار درخت اُگا دیتا ہے ۔ دہلی اور اسکے نواح میں بہت سے مقدس بزرگوں کی ارواح پاک آسودہ ہیں ۔ وہ صدیوں تک اسلامی علوم کا مرکز رہی ہے پس مقام حیف ہوگا اگر وہ اپنی سابقہ عظمت کے ہی خمار میں سرشار اور خدا کے بھیجے رسولؐ کے بشارت دئے ہوئے مہدی آخر زمان کی معرفت سے محروم رہے +

فہرست وصایا ماہ مارچ سنہ ۱۵ء

نمبر ۸۷۲ ۔ میاں محمد شریف ولد میاں سراجدین صاحب ساکن لاہور نے موجودہ جائداد قیمتی پانچسو روپیہ اور وفات کے بعد اپنے تمام ترکہ کے ۱/۱۰ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی ہے +

نمبر ۸۷۳ ۔ فضل الدین ولد شامان جٹ باجوہ ساکن چھیچھو تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ نے اپنی اراضی پندرہ بیگہ اور ایک مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی اور اس سے زاید ترکہ کی بھی ۱/۱۰ حصہ پر ہی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی ہے +

نمبر ۸۷۴ ۔ غلام محمد ولد محمد بخش جٹ ساکن چوکنا نوالی تحصیل و ضلع گجرات نے اراضی بارہ کنال اور دو مکان اور سامان رہائش وغیرہ کے ۱/۱۰ حصہ کی اور علاوہ اسکے تمام ترکہ کی جو بعد وفات ثابت ہو ۱/۱۰ حصہ پر ہی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی ہے +

نمبر ۸۷۵ ۔ مسماۃ ریشم بی بی اہلیہ غلام محمد جٹ ساکن چوکنا نوالی ضلع گجرات نے اپنے مہر ۲۰ روپیہ اور زیور دو عدد چھلے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرکے لکھدیا کہ میری وفات کے بعد میرے تمام ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی کہ صدر انجمن احمدیہ کو وصول کرنے کا ہر طرح اختیار حاصل ہے +

نمبر ۸۷۶ ۔ مسماۃ عایشہ زوجہ محمد عزیز الدین کمہار ساکن بکریاں ضلع ہوشیارپور نے اپنے زیور ۵ روپیہ مہر یکصد روپیہ کل ۱۰۵ روپیہ کے ۱/۱۰ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے لکھدیا ہے کہ میرے ترکہ پر جو اسکے علاوہ ہو یہ وصیت ۱/۱۰ حصہ سے حاوی ہوگی +

نمبر ۸۷۷ ۔ مسماۃ کرم بی بی زوجہ محمد خلیل گھمار ساکن میانو نڑ ضلع امرتسر نے اپنے زیور ۳۰ اور مہر یکصد روپیہ کل ۱۳۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت انجمن احمدیہ قادیان کے نام کر دی اور لکھدیا کہ اس کے علاوہ ترکہ پر بھی یہ وصیت ۱/۱۰ حصہ سے حاوی ہوگی +

نمبر ۸۷۸ ۔ مسماۃ عالم بی بی بیوہ بنت غلام قادر مرحوم ساکن قادیان نے اپنی جائداد ۲۰ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرکے لکھدیا کہ یہ میرے ترکہ کے ۱/۱۰ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وصیت ہے +

نمبر ۸۷۹ ۔ مسماۃ غلام فاطمہ عرف ہاجرہ معلمہ مدرسہ زنانہ زوجہ محمد اسحاق صاحب نے مہر دوصد روپیہ اور زیور ۵۰ روپیہ کل ۲۵۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے لکھدیا ہے کہ میں اپنی تنخواہ ۸ روپیہ ماہوار کا دسواں حصہ مبلغ ۱۲/ ماہوار بھی ادا کرتی رہونگی ۔ اور میرے ترکہ کی بھی جو اس سے علاوہ ثابت ہو ۱/۱۰ حصہ سے ہی وصیت بنام صدر انجمن مذکور ہے

نمبر ۸۸۰ ۔ محمد اسمعیل ولد سوداگر معمار ساکن ریاست مالیر کوٹلہ حال قادیان نے ایک مکان قیمتی ۸۰ روپیہ واقعہ ریاست مالیر کوٹلہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے لکھدیا کہ میری تنخواہ ۲۰ روپے ماہوار ہے اسکا بھی ۱/۱۰ ماہ بماہ ادا کروں گا ۔ علاوہ ازیں اگر کوئی زاید ترکہ میری وفات کے بعد ثابت ہو تو اسپر بھی اسقدر حصہ ۱/۱۰ سے یہ وصیت حاوی ہوگی +

نمبر ۸۸۱ ۔ بابو عبدالحمید ولد عمر الدین قوم شیخ ساکن صریح تحصیل نکودر ضلع جالندھر نے اپنی تنخواہ کے دسویں حصہ کی وصیت کر دی ہے

نمبر ۸۸۲ ۔ امیر محمد ولد چودھری سکندر خان راجپوت ساکن اہرانہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور حال قادیان نے اپنی ایک ہزار روپیہ کی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے لکھدیا کہ اگر میری وفات کے بعد اس سے زاید کوئی جائداد ہو اسکا ۱/۱۰ بھی وصیت میں داخل ہوگا +

نمبر ۸۸۳ ۔ مسماۃ کریم بی بی زوجہ امیر محمد خان ساکن اہرانہ ضلع ہوشیارپور حال قادیان نے زیور ۸۰ روپیہ کے دسویں حصہ کی بنام صدر انجمن احمدیہ وصیت کرکے لکھدیا کہ علاوہ ازیں بھی جو ترکہ میری وفات ثابت ہو ... [illegible] ... +

کثرت ازدواج
اور
ارائیں میگزین

ہر شخص کو اس بات کا اختیار ہے کہ جو کچھ وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور کسی کو اس کے کسی جائز فعل پر نکتہ چینی کرنے کا حق حاصل نہیں ہے لیکن بعض انسان ایسے ہوتے ہیں جو اپنے مقصد کے حصول کے لئے غلط پیرایہ یا ناجائز طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کی اس تگ و دو کا ضرر اور نقصان انہی کی ذات تک محدود ہو۔ تو گو اخلاقاً ہر ایک کو حق پہنچتا ہے کہ انہیں اس سے باز رکھنے کے لئے آواز بلند کرے تاہم اگر انکی خودسری کی وجہ سے انہیں اپنے حال پر ہی چھوڑ دیا جاوے تو بھی انہیں سے بعض آخرکار سُدھر جاتے ہیں کیونکہ زمانہ کے شکنجہ میں کسے جا کر خود بخود ان کے پیچ و خم ڈھیلے پڑ جاتے ہیں مگر وہ لوگ جن کی ناجائز بلند پروازی مذہبی معاملات میں بھی ناروا دراندازیاں کرنے لگتی ہے انکی روک ٹوک ضروری ہوتی ہے۔ اسی امر کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم لاہور کے نئے رسالہ ارائیں میگزین کے متعلق کچھ لکھتے ہیں ناظرین کرام اس کے نام سے یہ تو سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کن لوگوں کا رسالہ ہوگا۔ لیکن اگر آپ کے سامنے اس کا ٹائٹل پیج رکھا جائے تو اُمید نہیں کہ آپ معلوم کر سکیں کہ یہ پرچہ کس قوم کے افراد سے متعلق ہے کیونکہ اس کے محرروں نے اپنی شان بلند پروازی کو قائم رکھنے کے لئے جدت طرازی کا ایک خاص نمونہ دکھایا ہے یعنی "ارائیں" کو "اراعیں" لکھا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ "اراعیں موسوم بہ الراعی" میں کیا عمدگی ہو جس کو اختیار کرنے کے لئے انہوں نے اپنے پشتوں کے قومی نام "ارائیں" کو حرف غلط کی طرح مٹانا چاہا ہے اس لئے ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ انکی یہ کارروائی کہاں تک مستحسن ہے لیکن اس رسالہ کے ایڈیٹر صاحب نے اپنی روشنی طبع اور جدت پسندی کی ترنگ میں اسلام کے مسائل پر بھی قلم کو کوشش دی ہے چنانچہ رسالہ کا پہلا نمبر جو ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اس میں سب سے پہلا مضمون بعنوان کثرت ازدواج اور مخالفین اسلام لکھا گیا ہے۔ جس کو پڑھ کر لکھنے والے کی مذہب اسلام سے واقفیت پر افسوس آتا ہے۔ کیونکہ اس میں ایسی غلط اور بے سروپا باتیں لکھی ہوئی ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پہلی ہی بات تو یہ لکھی ہے کہ "بعثت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی کثرت ازدواج کی رسم موجود تھی۔ اور عورتوں پر ظلم و ستم کا بازار گرم تھا جس کو مٹانا اور ملیامیٹ کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کارناموں میں سے ایک ہے" اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اسی وقت ہوئی۔ جبکہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ صفحہ روزگار پر آشکار ہو چکا تھا۔ انسان ارذل ترین حالت کو پہنچ چکے تھے۔ ہر قسم کی بدی اور شرارت نے اپنا جال پھیلایا ہوا تھا۔ شرم و حیا غیرت و حمیت اُٹھ چکی تھی آپ نے ان برائیوں کو دور کیا۔ بحر و بر کے فساد کو مٹا کر عالمگیر امن قائم کیا انسانوں کو ذلت اور ادبار کے گڑھے سے نکالکر معزز ترین بنا دیا بے شرمی اور بے غیرتی کو شرم اور غیرت سے بدل دیا۔ حیا و حمیت کا صحیح جوش پیدا کر دیا۔ اور کسی ایسے فعل کو جو خدا تعالیٰ کے نزدیک برا تھا۔ آپ نے مٹانے میں کسر نہ رکھی۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہو کہ آج دنیا کے مادہ پرست اور اسباب پر بھروسہ رکھنے والے لوگ جن باتوں کو برا جانتے ہیں۔ حالانکہ دراصل وہ بری نہیں اُنکے متعلق بھی یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُنہیں برا سمجھا۔ اور ان کے مٹانے میں سعی فرمائی کیونکہ اس سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کوئی بے ادبی نہیں ہو سکتی کہ آپ کی طرف ایک ایسے فعل کا استیصال و امتناع منسوب کیا جائے جسکو آپ نے جائز سمجھا اور اپنے عمل سے اسکی تصدیق فرمائی۔ اے کاش وہ مدعی اسلام جو یورپ کے بودے اور کچے اعتراضوں سے ڈر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے سوچے اور غور کرے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کارناموں میں سے یہ بھی ایک کارنامہ تھا کہ آپ نے کثرت ازدواج کی رسم کو مٹایا تو کیا آپ کا گیارہ تک بیویاں کرنا اور ایک وقت میں نو ازدواج مطہرات کا موجود رکھنا اسی بات کا ثبوت ہے یا اُسکے خلاف۔ اگر خلاف ہے اور ضرور خلاف ہے تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) کرتے کچھ اور کہتے کچھ تھے؟ ہرگز نہیں تو یہ کہنا بھی ہرگز درست نہیں کہ آپ نے کثرت ازدواج کی رسم کو مٹایا۔ ہاں یہ کہنا چاہیئے کہ آپ نے اس رسم کی اصلاح فرمائی۔ اور اُن عیوب و نقائص کو جو جہالت کی وجہ سے لوگوں نے اسمیں پیدا کر دئے تھے۔ دُور کر دیا۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ آپ نے بہت سی عورتوں کو گھر میں ڈال لینے سے منع فرما دیا اور کچھ شبہ نہیں کہ آپ نے سوتیلی ماؤں کو ترکہ کی طرح تقسیم کر کے اپنے نکاح میں لانے کو سختی سے روک دیا۔ اور اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ آپ نے عورتوں کے حقوق اچھی طرح ادا نہ کرنے والے مردوں سے باز پُرس کی۔ اور انکے حقوق دلائے۔ لیکن جس بات کو خالق فطرت نے خود پسند فرما کر انسانوں کیلئے جائز ہی نہیں کہا بلکہ اس کے کرنے کے لئے حکم بھی دیا۔ اس کو آپ نے خود کر کے دکھا دیا۔ اس لئے وہ کثرت ازدواج جس کا قرآن شریف نے حکم دیا ہے یعنی چار تک ایک وقت میں بیویاں کرنا یہ ہر مسلمان کے لئے جائز اور درست ہے۔ بشرطیکہ وہ عورتوں کے ساتھ ظاہری سلوک میں مساوات قائم رکھ سکے۔ کیا اس بات کو خدا تعالیٰ کے جائز رکھتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پر عملدرآمد کرتے ہوئے کسی مُسلمان کے مُنہ سے یہ الفاظ نکلنے زیبا ہیں کہ کثرت ازدواج کو مٹانا اور ملیامیٹ کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کارناموں میں سے ایک ہے؟ ہرگز نہیں جو شخص ایسا کہتا ہے وہ آنحضرت کی ذات والاصفات پر ایک بہت بڑا حملہ کرتا ہے۔ اور اگر غیر مذاہب والوں نے اپنی سمجھ اور عقل کی کمی اور انسانی فطرت و قانون قدرت سے ناواقفیت کے سبب اسلام پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس نے کثرت ازدواج کی اجازت دی ہے جو عورتوں پر بہت بڑا ظلم ہے اور پھر اگر غیر مسلم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دیدہ دانستہ اور کثرت ازدواج کی ضرورت و مصلحت کو جانتے ہوئے یہ بے ادبی کی ہے کہ آپ نے (نعوذ باللہ من ذالک) عیش و عشرت کے لئے کثرت ازدواج کی بنیاد ڈالی ہو تو کیسے یہ کہنا کہ آپ نے اس رسم کو ملیامیٹ کر دیا۔ اور بھی بڑا الزام

ہے کیونکہ انہوں نے تعصب۔ بغض۔ ضد اور کم عقلی کی وجہ سے ایسا کیا۔ مگر ایسے شخص نے باوجود کثرت ازدواج کی ضرورت کو جاننے اور ماننے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کے ایک صریح حکم کے خلاف کرنے والا قرار دیا۔ حالانکہ کوئی عقلی نقلی ثبوت بھی اپنی تائید میں پیش نہیں کیا۔ اگر اسے اباحت کی صداقت پر یقین تھا۔ اور اس نے کثرت ازدواج پر غیر مذاہب کے اعتراضات سے ڈر کر یہ نہیں لکھا تو اسے چاہیئے تھا کہ اس کا ثبوت بھی دیتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو تائید میں پیش کرتا۔ صحابہ کرام کے عمل درآمد سے بتاتا۔ متقدمین کا نمونہ پیش کرتا۔ لیکن یہ باتیں اس کے خیال [illegible] کے خلاف تھیں اس نے پیش نہیں کیں ۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

احمدؐ نبی اللہ

سورہ جمعہ سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ کے دو بعثت ہیں۔ بعثت اول تکمیل ہدایت کے لئے اور بعثت ثانی تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے۔ بعثت اول میں یہود حضرت مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے بالاتفاق کافر قرار پائے۔ بعثت ثانی میں بموجب حدیث لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر الخ فرمایا کہ مسلمان کہلانے والوں کو بھی یہود قرار دیکر انکار کرنے سے کافر ہی قرار دیا۔ بعثت اول نبوت اور رسالت کے معنوں میں تھی نہ ظاہری وجود کے لحاظ سے۔ بعثت ثانی بھی انہی معنوں میں۔ بعثت اول میں آپ کی نبوت اور رسالت کا انکار منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے والا ہوا۔ اسی طرح بعثت ثانی کا حکم ہے ۔

پس ان معنوں میں مسیح موعودؑ (جو آنحضرتؐ کے بعثت ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے اس) کے احمدؐ اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا گویا آنحضرتؐ کے بعثت ثانی اور آپ کے احمدؐ اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا ہے۔ جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنا دینے والا ہے ۔

نیز مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی گروہ میں داخل سمجھنا گویا آنحضرتؐ کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں امتی قرار دینا اور امتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے۔ بس مسیح موعود کو امتی قرار دینے والے اگر آپ کو انبیاء کے گروہ میں داخل سمجھنا کفر جانتے ہیں تو وہ اس دوسری طرف بھی خیال کریں کہ اس سے ساتھ ہی یہ بھی لازم آئے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء سے نکال کر امتی بنایا گیا۔ کیا یہ کفر کچھ کم ہوگا یا اس پہلے کفر سے بھی بڑا۔ پس مسیح موعود احمدؐ نبی اللہ ہیں۔ جنہوں نے بعثت ثانی میں ایک امتی کے آئینہ وجود میں ظہور فرمایا۔ اور جسطرح آئینہ دوسرے کا وجود دکھانے کے لئے نیستی اور فنا کے مقام کو اختیار کرنے والا ہوتا ہے۔ اور دوئی اور دورنگی سے بکلی پاک۔ اسی طرح امتی ہونے کی حیثیت بطور آئینہ کے ہے جو احمدؐ نبی اللہ کے وجود نبوت اور رسالت کو دکھانے کے وقت اسے احمدؐ نبی اللہ سے غلام احمدؐ اور امتی نہیں بنا دیتی۔ اور اگر امتی حیثیت کے آئینہ نے بجائے احمدؐ نبی اللہ کے غلام احمدؐ اور ایک امتی کو ہی دکھایا تو گویا آئینہ نے اپنے نفس کو دکھایا جو اس کے مرتبہ فنا کے لحاظ سے محال اور مخالف مقصد ہے۔ کیونکہ غرض یہ ہے کہ غلام احمدؐ میں احمدؐ اور امتی میں نبی کا وجود بلحاظ مظہریت تامہ کے بعثت ثانی کی صورت میں جلوہ گر ہو۔ فافہموا وتدبروا یا اولی الالباب ۔ غلام رسول راجیکی

اقبالی ڈگری

۱۰ جون کے پیغام میں حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر چھاپی گئی ہے جس کی نسبت ایڈیٹر پیغام نے یہ لکھا ہے کہ اس سے موجودہ تنازعات کے متعلق پتہ لگتا ہے کہ حق کس طرف ہے۔ بہت اچھا صاحب! اسی تقریر پر فیصلہ کر لیجئے۔ اس تقریر میں مندرجہ ذیل تین فقرے ہیں ۔

پہلا فقرہ:۔ میری تکذیب کروگے تو اسلام کو ہاتھ سے دینا پڑیگا

دوسرا فقرہ:۔ اب جو لوگ میری تکذیب کرینگے وہ میری نہیں اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب کرینگے ۔

اب ان دونوں فقروں پر غور کریں آیا مسئلہ کفر صاف ہوتا ہے یا نہیں۔ یہی ہم کہتے ہیں کہ جو حضرت صاحب پر ایمان نہیں لاتا (اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ میں لکھا ہے کہ "جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے ") اس نے اسلام کو ہاتھ سے دے دیا اور وہ اللہ اور اس کے رسول کا مکذب ہے۔ اور اللہ اور اسکے رسول کو نہ ماننے والے پر جو فتوٰے ہے اس میں تم اور ہم متفق ہیں۔ اگر دوسرے انبیاء کے نہ ماننے والوں کو آپ کافر نہیں سمجھتے جیسا کہ وہ اس نبی کو لفظی طور پر مفتری نہ کہیں تو یہاں بھی ایسا ہی سمجھئے اگر وہاں مجدد نہ ماننے کے معنے تکذیب ہیں تو پھر مسیح موعود کے معاملہ میں بھی ایسا ہی ماننا پڑے گا ۔

تیسرا فقرہ:۔ سورہ جمعہ میں جو آخرین منہم والی آیت ہے آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم تیار ہونے کی ہدایت کرتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک بعثت اور ہے۔ اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے (یعنی تناسخ نہیں بلکہ آپ کے کمالات اور فضائل اپنے اندر لے کر ایک شخص آپ کے مشابہ آئے گا (تحفہ گولڑویہ) جو [illegible] ہو رہی ہے۔ پس [illegible] تکمیل اشاعت ہدایت کے [illegible] گذارش ہے کہ جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ [illegible] رسول تھے تو ضرور ہے کہ دوسری بعثت میں بھی نبی اور رسول ہوں یا آپ اقرار کریں کہ حضرت محمد مصطفیٰ [illegible] نبوت اور رسالت نعوذ باللہ چھینی گئی ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم کا بھی خیال رہے۔ تاکہ آپ کے [illegible] پہلے ہی کر رہے تھے۔ پس بعثت ثانیہ کا [illegible] ذکر بتاتا ہے کہ وہ محض خلیفہ نہیں بلکہ نبی اللہ خلیفۃ اللہ [illegible] والا ہے جو لوگ کہتے ہیں شریعت کامل ہو چکی۔ اس لئے نبی کی ضرورت نہیں وہ غور کریں کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں تکمیل اشاعت ہدایت ایک کام باقی تھا۔ اور یہ ایسا کام ہے کہ اس کے لئے خود نبی کریمؐ کی بعثت کی ضرورت ہے غیر نبی خلفاء سے یہ کام نہیں ہو سکتا تھا ۔

اسلامی اصطلاح میں نبی

۱۳ جون کے پیغام میں منشی خلیل الرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر کے دو اقتباس چھپوائے ہیں۔ ایک پیرے میں یہ ہے کہ مسیح موعود سے انحراف کرنے والے فاسق ہیں ہم کہتے ہیں بہت اچھا صاحب۔ مگر اس فاسق سے مراد کافر ہے ثبوت یہ ہے کہ پارہ ۳ رکوع ۱۷ میں آیت ہے۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم [illegible] من .....

. . . فمن تولّٰی بعد ذالک فاولٓئک ھم الفاسقون

یہاں تمام انبیاء اور خاتم النبیین عہدنامے کے رسول سے انحراف کرنے والوں کو فاسق کہا گیا ہے تو کیا تمام انبیاء بالخصوص نبی کریم کے منکر فاسق ہیں؟ یا کافر یہ آپ خود ہی بتائیں (ب) حضرت اقدس کی دو شانیں ہیں ایک خلیفہ۔ ایک نبی یہ فتوے پہلی حیثیت کا ہے۔ دوسری کے لیئے حقیقۃ الوحی پڑھو۔

دوسرے پیرے میں یہ فقرہ قابل غور ہے:۔

"خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیاں ہیں۔ مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رُو سے نبی کہلاتا ہے"

(پیغام ۱۳ جون صہ)

الحمد للہ آپنے ایسا حوالہ نکالا کہ جو آپ پر قیامت تک حجت ملزمہ قائم کریگا۔ سوال یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود خدا سے کلام پاکر غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیاں مخلوق کو پہنچاتے تھے یا نہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جواب آپ کا ہاں ہوگا۔ پس کیا وجہ ہے کہ یہ تعریف جب حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ یا حضرت محمد مصطفےٰ پر صادق آئے تو وہ نبی اور فی الواقعہ اور درحقیقت نبی ہوں۔ مگر جب یہی مسیح موعود پر چسپاں ہو تو وہ نبی نہ ہوں۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود نہ یعنی براہ راست اور مستقل طور نبی نہ تھے۔ اور نہ تشریعی یعنے صاحب شریعت نبی تھے بلکہ آپ کو مکالمہ مخاطبہ کی کثرت کیا بلحاظ کمیت و کیا بلحاظ کیفیت کی وجہ سے نبی کہا گیا ہے۔ (تقریر مندرجہ پیغام ۱۴ جون) پس جب آپ پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ تو آپ کیوں نبی نہیں۔ جب کہ اسلامی اصطلاح میں نبی کہتے ہی اس کو ہیں جو زبردست پیشگوئیاں خدا سے پاکر مخلوق کو پہنچائے۔ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام ہمارا دین ہے پس جو اسلامی اصطلاح ہے اسی کے مطابق ہم آپ کو نبی کہتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر منکران نبوت مسیح موعود اس تعریف پر جس کا حوالہ خود ہی انہوں نے مسیح موعود کے کلام سے پیش کیا ہے غور کرینگے تو حق پا لینگے۔

حقیقۃ الوحی میں یہ امر صاف کر دیا گیا ہے کہ یہ تعریف امت محمدیہ میں دیگر اولیاء و صلحاء و خلفاء پر صادق نہیں آتی۔ اور نہ یہ شرط انمیں پائی جاتی ہے پس اس وجہ سے نبوت امت محمدیہ میں صرف مسیح موعود سے مخصوص ہے۔

فہرست نومبائعین

عبدالرحمان صاحب مالابار	عبدالرحمن پسر عبداللہ
محمود خان صاحب آبکار شاہ پور	اہلیہ فضل احمد
شیر محمد صاحب چنگیے وال سلامرتسر	دختر فضل احمد
محمد سلیمان صاحب مصری دال (فیروزپور)	" "

بیعت خلافت

فضل احمد صاحب	اہلیہ عبداللہ
عبداللہ فرزند "	سراج الدین بلب گڈھ (دہلی)
	شمس الدین " "

میزان ۱۴ کس

سیدکی سیویاں بنانیکی مشین

یہ عجیب و غریب مشین ہمنے خاص و عام کی سہولت کیلئے اپنے کارخانہ میں تیار کی ہے۔ اسمیں میدہ باہر سے ڈالا جاتا ہے بچہ سے لیکر جوان تک اس کا استعمال کر سکتا ہے اسمیں سیویاں ایک گھنٹہ کے اندر اندر ۲ سیر تک بن سکتی ہیں۔ قیمت میں ارزاں اور وزن میں بھی صرف ایک سیر ہے تاجروں کیلئے خاص رعایت ہوگی۔ قیمت فی مشین مع دو عدد چھلنیاں موٹی اور باریک عـہ (ایک روپیہ آٹھ آنہ)

پتہ۔ مستری فضل کریم نزد مہمانخانہ مسیح موعود قادیان (گورداسپور)

چھپ گئی

کتب حضرت مسیح موعود تصانیف بزرگان سلسلہ کی مکمل فہرست

(المشتہر محمد یمین تاجر کتب قادیان دارالامان)

ضرورت نکاح

عاجز کو اپنے ایک کنوارے خوبصورت نوجوان عزیز ذات سید عمر ۱۹ سکنہ سری گوبندپور ضلع گورداسپور کے نکاح کی ضرورت ہے لڑکا کم تعلیم یافتہ ہے مگر درزی کا کام خاصہ اچھی طرح کرتا ہے جو صاحب اپنی غلامی میں لینا چاہیں۔ وہ مزید حالات کے واسطے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

عاجز سید غلام حسین احمدی۔ خادم اوورسیر گورنمنٹ کیٹل فارم حصار

الفضل میں اُجرتی اشتہارات

صرف وہی شائع ہو سکتے ہیں جنمیں شرعاً قانوناً و اخلاقاً کوئی پہلو اعتراض کا نہ نکلتا ہو اس لیئے مشتہر صاحبان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ شرح اُجرت واجبی و معتدل ہوگی مگر جو ایک دفعہ طے ہو جائے اسمیں کمی بیشی نہیں کیجائیگی۔ مفصل نرخنامہ ذیل کے پتہ سے منگائیں واضح رہے کہ ہمارا اخبار بفضلہ ایک مسلمہ قومی آرگن ہے اور اس کا ایک ایک پرچہ کئی کئی شخصوں کی نظر سے گذرتا ہے اسلیئے بفضلہ خاصے کثیر الاشاعت اخباروں کا سا اثر رکھتا ہے۔

(مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور)

کون کہتا ہے؟

کہ الفضل صرف احمدیوں کے دائرہ میں محدود ہے جبکہ حقیقت میں اسکے ناظرین و خریدار بہت سے غیر احمدی معززین بھی ہیں اور اگر بنظر غور دیکھا جائے تو اس کا مطالعہ کئی طرح سے مفید ہو سکتا ہے بعض اسکے دلنشین مذہبی مضامین کو پسند کرتے ہیں بہتیرے احباب حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ) کے پُر معارف درس قرآن اور خطبات ہی کے عاشق ہیں۔ بعض تحقیق حق کی نظر سے پڑھتے ہیں بعض سلسلہ احمدیہ اور اس کے مرکزی کاروبار کے حالات ہی معلوم کرنے کے لئے دیکھتے ہیں اور بعض نکتہ چینی و اعتراض کی نیت سے۔ غرض احمدی غیر احمدی مسلم غیر مسلم۔ یار و اغیار شائق اسکے سب رہتے ہیں۔ اور اسی لئے اشتہار کا اچھا ذریعہ ہے انگریزی اخبارات سے ترجمہ ہو کر خبریں بھی تازہ بتازہ دیجاتی ہیں ہفتہ میں تین بار ۸ سے ۱۲ صفحوں پر باقاعدہ بپابندی وقت نکلتا ہے قیمت چھ روپے سالانہ۔ تین روپے ششماہی۔ نمونہ مفت

مینیجر الفضل قادیان (گورداسپور)

"مِٹھی لا اللہ دی بولی"

بالکل سچ ہے مگر محمد رسول اللہ بھی اسی کے مفہوم میں شامل ہے

افسوس کہ غیر تو خیر خود مسلمان حضور علیہ السلام کے پیارے حالات سے آجکل جیسی چاہیئے آگاہی نہیں رکھتے۔ اگر آپ دل آویز پنجابی زبان میں حضور کے سوانح منظوم کا شوق رکھتے ہیں تو "چمکار محمدی" ضرور منگا کر پڑھیں حضرت مولانا نور الدین رح جیسے متبحر فاضل ...